سوال

عقد نکاح کے بعد اور رخصتی سے قبل خاوند کے لیے بیوی سے کیا کچھ حلال ہے

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

عورت کے مرد اجنبی ہے، اور اس کے لیے عورت کی طرف دیکھنا اور اس سے مصافحہ کرنا اور اس سے خلوت اور علیحدگی اختیار کرنا حلال نہیں ہے، اس لیے اگر وہ اس سے نکاح کی رغبت رکھتا ہے تو وہ اسے شادی کا پیغام دے اور اس سے منگنی کرے، تو اس حالت میں اس کے لیے صرف اسے دیکھنا جائز ہو گا، لیکن مصافحہ کرنا اور خلوت اختیار کرنا جائز نہیں، اور اگر عورت کے گھر والے اس پر راضی ہو کر اس کی اس سے شادی کر دیتے ہیں تو وہ اس کی بیوی بن جائیگی، اور وہ عورت اس کی بیوی بن جائیگی

چنانچہ عقد نکاح کے بعد اس کو دیکھنا اور اس سے خلوت کرنا اور اسے چھونا اور اس سے استمتاع کرنا سب جائز ہے :

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں پر.

اور زوجیت صرف عقد نکاح سے ہی ثابت ہو جاتی ہے، اس لیے جب عقد نکاح کے بعد خاوند یا بیوی میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے چاہے دخول یعنی رخصتی نہ بھی ہوئی ہو تو وہ ایک دوسرے کے وارث ہونگے

یہی وہ دلیل ہے جس سے علماء کرام نے اس مسئلہ پر استدلال کیا ہے

لوگوں میں یہ چیز معروف ہو چکی ہے کہ عقد زواج رخصتی کے علاوہ چیز ہے، یہ اس لیے نہیں کہ عقد نکاح کے بعد دخول حرام ہے، بلکہ اس لیے اس میں فرق کیا جاتا ہے کہ خاوند کے لیے بیوی کو اپنے زوجیت کے گھر میں لے جانے کے لیے رخصتی کا لفظ یا شب زفاف استعمال کیا جاتا ہے

اس لیے اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی سے دخول رخصتی کے بعد ہی کرے، کیونکہ رخصتی سے قبل اس کا دخول کئی مشکلات کا باعث بن سکتا ہے، ہو سکتا ہے رخصتی سے قبل طلاق ہو جائے، یا پھر وہ فوت ہو جائے اور عورت کنواری تھی تو دخول سے اس کا کنوارہ پن جاتا رہا اور وہ اس سے حاملہ بھی ہو سکتی ہے جس سے پرابلم پیدا ہو سکتی ہے

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (75026) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

رہا سائل کا یہ قول :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو عقد نکاح کے بعد سے لیکر رخصتی تک اکیلے نہیں ملے

یہ تو صرف ایک دعوی ہے، یہ بتائیں کہ ایسا کون شخص ہے جو یقینی طور پر اس کی نفی کرتا ہو، حالانکہ یہ مدت تو تین برس کی ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ

تعالی عنہ کے گھر روزانہ صبح اور شام دوبار آیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری حدیث نمبر (476) سے ثابت ہوتا ہے

اس ثبوت کے بعد کون شخص ہے جو یہ بات کہہ سکے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مدت کے دوران عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے خلوت نہیں کی؟

پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ نفی صحیح ہے، تو اس نفی کا معنی حرام نہیں، کیونکہ اس کے جواز کی دلیل تو قرآن مجید سے ملتی ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

74321